تربیت انسانی میں قرآن حکیم کا کردار

*ڈاکٹر حافظ محمد عبداللہ

**ڈاکٹر طاہرہ بشارت

The majestic Quran is the last Devine guidance for the humanity. Its teachings are blessing for all mankind. This revealed book is the noblest, the most sublime and the most consequential ideal. Behavioural modification patterns and styles, ethical and moral code which the Quran has given is the most comprehensive code possessed by humanity. This article "Role of Quran in Human Tarbiyah" includes the different techniques, which Quran used to modify the human behaviour for the purpose of tarbiyah. Quran arises the need and stresses on the fact that the correction and reformation of every individual and collective deterioration, the only way is to act as this revealed book guides. For the purpose of human training Quran gives awareness of the purpose of life, it also aware about the horrible consequences of evil deeds. It motivates and gives inducement of piety acquisition.

ابتدائے آفرینش سے ہی انسان سے خیر وشر کی کشمکش جاری ہے۔ خیر کو غالب رکھنے اور شر کے غلبے کو توڑنے کیلئے انسان کو تربیت کی ضرورت پیش آتی ہے۔ تاریخ انسانی سے معلوم ہوتا ہے کہ تربیت کا عمل ہر دور میں جاری رہا ہے۔ قدیم عراقی، مصری، عبرانی، چینی ، یونانی، ہندوستانی مدرسوں سے لے کر قدیم رومی (Ludus)، افلاطون کی اکیڈمی، ارسطو کی لائیسیم (Lyceum) اور فرانس کے شارلیمان کے مدرسہ سمیت انسانی فکر کی بنیاد پر تیار ہونے والے نظام ہائے تربیت، تربیت کے معاملہ میں تشنگی کے احساس پر دلالت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی تربیت کیلئے انسان اول حضرت آدمؑ کو نبی بنا کر انسان کے مربی ہونے کا فریضہ سونپا۔ حضرت آدمؑ سے شروع ہونے والا سوا لاکھ کے قریب انبیاء ورسل کا یہ سلسلہ نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک اختتام پذیر ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ کو انسانیت کی رہنمائی اور تربیت کیلئے قرآن حکیم کا تحفہ عطا فرمایا گیا۔ اس کتاب ہدایت کو اس کے منفرد اسلوب تربیت کی بنا پر تمام نظام ہائے تربیت اور کتب تربیت پر فوقیت حاصل ہے۔

* سینئر ماہر مضمون (اسلامیات) گورنمنٹ ایلیمنٹری کالج، سرگودھا

* ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

قرآن مجید انسانی تربیت کیلئے خدائی صحیفہ ہے۔ یہ کتاب اللہ کی تمام رہنمائی کا خلاصہ ہے اور قیامت تک اسی کتاب کی روشنی میں زندگی گذارنا لازمی ہے۔اس کتاب نے عرب جیسے بگڑے ہوئے معاشرے کی اصلاح کی ۔ یہ کتاب ہر طرح کی خرابی کی اصلاح کی صلاحیت رکھتی ہے۔تمام ذرائع علم میں غلطی اور خطا کا امکان ہے۔خواہ اس کا تعلق مشاہدات سے ہو یا ساعیات سے،قوت شامہ سے ہو یا ذائقہ سے،یا قوت لامسہ سے اسی طرح باطنی حواس سے بھی خطا کا صدور ممکن ہے۔اگر خطا کے صدور سے پاک کوئی علم ہے تو وہ صرف اور صرف اللہ کی وحی ہے۔قرآن مجید وحی الٰہی کا آخری نمونہ ہے چنانچہ اس میں کسی بھی طرح کی خطا کا احتمال ممکن نہیں۔انسانیت کے بگاڑ کا درست ترین طریقہ وحی الٰہی ہی ہوسکتا ہے۔

قرآن کریم ایسی مؤثر کتاب ہے جو انسانیت کے ہر بگاڑ کی اصلاح کی ضامن ہے۔ارشاد ربّانی ہے: **ان هذالقرآن يهدى للتى هى أقوم** (۱) علامہ زمخشری نے اُقوم کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اُقوم سے مراد **أقوم الحالات وأسدها أو أقوم للطريقة** ہے۔(۲)

امام ابن کثیر اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ: **يمدح كتابه العزيز الذى انزله على رسوله محمد وهو القرآن بانه يهدى لأ قوم الطرق وأوضح السبل** (۳) یعنی اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل شدہ اپنی کتاب قرآن مجید کی مدح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ کتاب کج راہوں کی رہنمائی کرتی ہے اور ان کو راستہ سجھاتی ہے۔ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری قرآن کریم کو اسلامی قوانین کا اوّلین ماخذ قرار دیتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ'' قرآن عربی زبان وادب کی پہلی مدون کتاب،عربی قواعد کا مصدر اور مسلمانوں کے لئے دستور العمل ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی قانون کا اولین ماخذ ہے۔''(۴) انہوں نے آرتھر جیفری کے اس اعتراف کا بھی تذکرہ کیا ہے کہ قرآن کے بغیر اسلام کا وجود ہی نہیں رہتا۔جیفری لکھتا ہے:

> Christianity could exist without the New Testament, but Islam certainly could not exist without the Qur'an.(5)

عہد نامہ جدید کے بغیر عیسائیت کا وجود باقی رہ سکتا ہے لیکن قرآن کے بغیر اسلام کا وجود ممکن نہیں ہے۔

غیر مسلم اور متعصب مستشرق کا یہ اعتراف اس وجہ سے ہے کہ قرآن مجید اپنی تعلیمات کے لحاظ سے مکمل الہامی صحیفہ ہے۔علامہ سیوطی لکھتے ہیں کہ'' اللہ تعالیٰ نے جتنی کتب نازل کیں ان کے تمام علوم چار کتب، تورات،انجیل،زبور اور فرقان میں منتقل کر دیئے اور پھر تین کتب کے علوم بھی قرآن میں منتقل کر دیئے۔'' (۶) شاید اسی بناء پر گوئٹے نے بہ اعتبار ایک تعلیمی قوت اسلام پر من حیث الکل تبصرہ کرتے ہوئے ایکر من (Eckermann) سے کہا تھا کہ'' تم نے دیکھا،اس تعلیم میں کوئی خامی نہیں، ہمارا نظام اور ہمیں پرکیا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

موقوف ہے، کوئی انسان بھی اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔''(۷) تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ تجرباتی تحقیقات کا محرک قرآن مجید ہے، مشاہدات کو علم کی اساس بنانے والا قرآن مجید ہے، گویا علوم کے حاصل کرنے کے بنیادی اصولوں کی شعاعیں نسل آدم میں اسی کتاب النور سے پھیلی ہیں، جس کے فیض سے یورپ کا انسان بہرہ یاب ہوا، روس کا انسان بھی، جاپان، چین اور امریکہ کا بھی۔ غرض آج کتاب النور کی روشنی آفتاب درخشاں سے زیادہ تابندہ ہے اور زیادہ مؤثر ہے بشرطیکہ انسان غور وفکر میں جمود کا شکار نہ ہو گیا ہو یا تعصب نے اسے اندھا نہ کر دیا ہو۔ ڈاکٹر برہان احمد فاروقیؒ قرآن مجید سے ہدایت طلب کرنے پر زور دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

> امت مسلمہ ایک دفعہ بین الاقوامی سطح پر غلبہ حاصل کر چکی ہے، لہذا موجودہ حالات کے پیش نظر بین الاقوامی نصب العین کے حوالے سے امت مسلمہ زندگی کے اجتماعی پہلوؤں کی اصلاح کیلئے دور مابعد نبوت کے صحیفۂ انقلاب یعنی قرآن مجید کی ترتیب تلاوت سے ہدایت طلب کرے۔(۸)

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر ملت اسلامیہ کے احیاء کی بات کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

> ملت اسلامیہ کا احیاء ممکن ہے، اس لئے کہ سرچشمۂ زندگی قرآن مجید اپنی اصلی حالت میں محفوظ اور جاری وساری ہے اور جب تک وہ اپنی مزرع حیات کو پھر اس سرچشمے سے سیراب نہیں کرتی وہ زندہ نہیں ہو سکتی اور نہ اس میں وہ جلال و جمال ہی پیدا ہو سکتا ہے، جس کی بدولت اس نے عالمی ثقافت کو مرعوب ومسخر کر لیا تھا۔(۹)

ان تمام باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کریم ہر طرح کے معاشرتی بگاڑ کے اصلاح کی ضامن کتاب ہے۔ اس کی تعلیمات کے مطابق عمل کر کے بگاڑ اور خرابی کو دور کیا جا سکتا ہے۔ کامیاب زندگی گذارنے کیلئے اس کی منع کردہ اشیاء اور کاموں سے باز رہا جائے اور جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ان کو کیا جائے تو ہر طرح کی خرابی کی اصلاح کی ضمانت دی جا سکتی ہے۔ خرابی کی اصلاح کے بعد ہی انسانی شخصیت کی نشوونما ممکن ہو سکتی ہے۔

قرآن مجید کی تعلیمات انسانی اخلاق، صلاحیتوں، قابلیتوں اور استعدادوں میں نکھار پیدا کر کے اس کی بھرپور نشوونما کرتی ہیں۔ اصطلاحی طور پر اسی چیز کا نام تربیت ہے۔ ابن منظور افریقی کے نزدیک ''تربیت کا لفظ ہر بڑھنے والی چیز کیلئے استعمال ہوتا ہے۔''(۱۰) لغوی طور پر تربیت کے بنیادی عربی مادے میں بہت

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

سے معانی پوشیدہ ہیں جن میں سے بڑھنا، پھلنا پھولنا، پرورش کرنا، غذا دینا، مہذب بنانا، مالک ہونا، اچھا انتظام کرنا، نظم ونسق چلانا، درست کرنا، عمدگی پیدا کرنا، خراب ہونے سے بچانا، ملنا، لازم ہونا وغیرہ بہت اہم ہیں۔ چنانچہ اصطلاحی طور تربیت سے مراد انسانی شخصیت کے تمام پہلوؤں کی نشو ونما کر کے حد کمال تک پہنچانا ہے۔ مفتی محمد شفیعؒ کے الفاظ میں

> تربیت اس کو کہتے ہیں کہ کسی چیز کو اس کے تمام مصالح کی رعایت کرتے ہوئے درجہ بدرجہ آگے بڑھایا جائے یہاں تک کہ وہ حد کمال کو پہنچ جائے۔(۱۱)

علامہ حقانیؒ سورۃ الفاتحہ کی پہلی آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تربیت پر ان الفاظ میں روشنی ڈالتے ہیں

> اور تربیت یہ ہے کہ درجہ بدرجہ کسی چیز کو پورا کیا جائے اور اس کے کمال تک جو کہ مقدر ہے پہنچایا جائے۔(۱۲)

ڈاکٹر محمد امین کی رائے یہ ہے کہ جس چیز کو ہم تعلیمی اصطلاح میں تربیت کہتے ہیں شرعی اصطلاح میں اسے تزکیہ کہا جاتا ہے۔(۱۳) سید مودودیؒ کے نزدیک تزکیہ سنوارنے کا عمل ہے، وہ لکھتے ہیں:

> تزکیہ اور سنوارنے کا عمل انسانی خیالات، عادات، معاشرت، تمدن، سیاست غرض ہر چیز پر محیط ہے۔(۱۴)

ڈاکٹر برہان احمد فاروقی کے نزدیک

> تزکیہ سے مراد غلط روی کے میلان پر قابو پانا ہے، تزکیہ وہ باطنی پاکیزگی ہے جو علم، اخلاق اور مذہب کیلئے ضروری ہے۔ جب تک انحراف کے میلان پر غلبہ حاصل نہ ہو، علم میسر آتا ہے نہ اخلاق، نہ مذہب۔ انسانی فطرت کا جو میلان ''راضیةً مرضیةً'' کی کیفیت پیدا ہونے میں رکاوٹ ہے اس کا دور کرنا ہی تزکیہ ہے۔(۱۵)

ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے مطابق صرف تزکیہ ہی ایسی بھٹی ہے جو انسانی شخصیت کو خالص کندن بناتی ہے۔ ان کے الفاظ میں:

> The only alchemy which can transform the human personality into "pure gold" is the alchemy of the rigorous discipline of Tazkia. (۱۶)

قرآن مجید نے تزکیہ حاصل کر لینے والے شخص کو کامیاب قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قدافلح من تزکیٰ(۱۷)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تحقیق وہ کامیاب ہوگیا جس نے تزکیہ کرلیا

قرآن نے انسانی نفوس کے تزکیہ ہی کو معاشرتی اصلاح کی بنیاد بنایا۔ چنانچہ اس مقصد کے حصول کیلئے قرآن نے مختلف اسالیب اختیار کیے اور انسانی نفسیات کو ملحوظِ خاطر رکھا۔ قرآن کریم نے انسانی نفسیات کو اس حد تک ملحوظ خاطر رکھا ہے کہ پورا قرآن مجید عرب کے باشندوں کی ذہنی سطح کے مطابق اتارا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کے اولین مخاطب عرب ہی تھے۔ قرآن مجید کی مثالیں عرب معاشرے میں پائے جانے والے فطری مناظر کی عکاسی کرتی نظر آتی ہیں۔ ہر چند کہ قرآن کریم نے قصے عبرت کے حصول کیلئے بیان کئے ہیں کہ سابقہ اقوام وافراد کی حالت جان کر عبرت پکڑی جائے لیکن اس کی ایک وجہ شاید یہ بھی ہے کہ قصص کی تاثیر پُرسحر ہوتی ہے اور انسانی نفوس پر گہرا اثر رکھتی ہے۔ یہ انسانی نفس کا ایک تاثر ہے کہ وہ خود کو کہانی اور قصہ میں شامل تصور کرتا ہے۔ قرآنی قصص کا دائرہ بڑا وسیع ہے۔ قرآن بہت سے دینی مقاصد کو پورا کرنے کیلئے واقعات سے کام لیتا ہے مثلاً وحی ورسالت کا اثبات، توحید اور وحدت ادیان، انذار وتبشیر، مظاہر قدرت، خیر وشر کا انجام، صبر وجزع اور دیگر بہت سے اغراض ومقاصد۔ سید قطب کے نزدیک ان قرآنی مقاصد کا احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ سید قطب کے الفاظ میں:

وَقَدْ تَنَا وَلَتْ مِنْ هٰذِهِ ألاَغْرَاضِ عَدَدًاوَفِيراًمِنَ الصَّعْبِ اِسْتِقْصَاؤه‘ (۱۸)

ان قصوں کے اغراض ومقاصد بہت زیادہ تعداد میں ہیں، ان کا احاطہ ممکن نہیں ہے

قرآن مجید کی قصصی اسلوب، تمثیلی اسلوب، قیاسی اسلوب، قسمیہ انداز، اسلوبِ تحدی، اسلوب تکرار، تبشیر وانذار کا طریقہ غرض بیسیوں اسلوب ہیں جو قرآن نے انسانوں کی تربیت کیلئے اختیار فرمائے ہیں۔ قرآن مجید میں بہترین الفاظ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ تھوڑے الفاظ میں زیادہ بات بیان کی گئی ہے۔ حقیقت، مجاز، استعارہ، کنایہ، تشبیہ وغیرہ کا بھرپور اور برمحل استعمال کیا گیا ہے۔ تکرار الفاظ سے معانی کا حسن دوبالا کیا گیا ہے۔ علم عروض کے مطابق شعراء نے جو کلام کہا اس سے بہتر اور کم الفاظ استعمال کر کے ان سے بہتر مضامین کو بیان کیا ہے۔ ان خوبیوں کی بنا پر ہی اہل عرب قرآن مجید کا مقابلہ کرنے سے عاجز آ گئے تھے۔ قرآن مجید میں ان تمام خوبیوں کے جمع کرنے کا مقصد ہر ذہنی سطح کے افراد کی تربیت کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں آسان اور سادہ اسلوب بھی ہے اور اس میں مشکل اور دقیق نکتہ سنجیاں بھی موجود ہیں۔ قرآن کا ہر قاری یہ حقیقت محسوس کر لیتا ہے کہ قرآن مجید کا اسلوب کتابی نہیں ہے بلکہ اس کا اسلوب مقررانہ، داعیانہ اور خطیبانہ ہے۔ قرآن میں جابجا ''یاایھاالناس!'' اور ''یا ایھا الذین آمنوا!'' سے کلام کا آغاز ملے گا۔ ڈاکٹر

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

محمود احمد غازی کے نزدیک

قرآن مجید کے اسلوب میں دو باتیں اہمیت رکھتی ہیں ایک تو قرآن مجید کا اپنا ایک الگ اسلوب ہے جو زبان و بیان کی بقیہ سب چیزوں سے منفرد ہے، یہ نہ شعر ہے، نہ کہانت ہے اور نہ خطابت ہے۔ دوسری چیز قرآن مجید میں یہ پیش نظر رکھی گئی ہے کہ اس کی زبان اور انداز بیان کو اس کے مخاطبین اولین کے فہم سے قریب تر کر کے پیش کیا گیا ہے۔(۱۹)

قرآن مجید نے انسانی نفسیات کو پیش نظر رکھ کر تربیت کے چند اصول بھی بیان فرمائے ہیں۔ ہر چند کہ یہ اصول کسی ایک سورۃ یا ایک پارہ میں موجود نہیں ہیں۔قرآن کے منفرد اسلوب کی بنا پر قرآن مجید کے مختلف مقامات پر مختلف اسالیب میں ان کا تذکرہ موجود ہے۔قرآن نے انسانیت کی تربیت کا ایک اصول یہ بیان کیا ہے کہ انسانوں کو کم سے کم تکلیف میں مبتلا کیا جائے، ان کیلئے آسان انداز میں احکامات کو پیش کیا جائے تا کہ وہ بخوشی اس پر عمل کریں اور دل میں تنگی محسوس نہ کریں۔ عدم حرج کا لازمی نتیجہ قلت تکلیف کی صورت میں نکلتا ہے۔قرآن مجید کا ایک اصول یہ ہے کہ انسانوں پر ان کی استطاعت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے مثلاً اگر وضو اور غسل کیلئے پانی میسر نہیں ہے تو تیمّم کر لیا جائے، کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر پڑھ لیں، سفر ہوں تو روزے کی قضاء اور نماز کی قصر کر لی جائے۔استطاعت نہ ہو تو حج فرض نہیں ہے، صاحب نصاب نہ ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں ہے وغیرھم۔قرآن مجید کا ایک بنیادی اصول تدریج ہے۔قرآن نے افراد کی تربیت اصول تدریج پر کی ہے۔قرآنی احکامات کا تیئس برس میں نازل ہونا اس کی ایک زندہ مثال ہے۔تمام احکامات مکّی زندگی میں لاگو نہیں ہوئے بلکہ پہلے عقائد و ایمانیات کی تربیت ہوئی پھر اعمال کی باری آئی۔ قرآن نے تربیت کا آغاز عقائد کی اصلاح سے کیا۔ کیونکہ ایمان ہی ایسی چیز ہے جس پر اعمال کی بنیاد استوار ہوتی ہے۔قرآن نے ایمانیات کو نیکی قرار دیا ہے۔ ارشادِ ربّانی ہے:

نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنا رخ مشرق یا مغرب کی طرف پھیرو بلکہ نیکی تو یہ ہے تم ایمان لاؤ اللہ پر، یوم آخرت پر، فرشتوں پر، کتابوں پر اور نبیوں پر(۲۰)

استاذ احمد حسن زیات قرآن مجید کے اس تربیتی اصول کی وضاحت ان الفاظ میں کرتے ہیں:

مکی سورتیں، جو دو تہائی قرآن ہیں، اصول دین پر اور مدنی سورتیں اصول احکام پر مشتمل ہیں۔اصول دین کا تمام تر انحصار خدا، اسکے رسول اور آخرت کے دن پر ایمان لانے، نیک کام کرنے اور برے کاموں سے بچے رہنے پر ہے۔(۲۱)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ایمان کی بنیاد پر ہی معاشرے اور قومیں ترقی کرتی ہیں۔ جن قوموں نے ترقی کی ہے اگر تاریخ میں سے ترقی کے اسباب کا کھوج لگایا جائے تو قوت متحرکہ ایمان ہی نظر آئے گی۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا ہر ذی شعور فرد کو ادراک ہے۔ اس میں مسلم اور غیر مسلم کی کوئی تفریق نہیں۔ اسے کے بروہی کارلائل کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

All great ages, as Carlyle says, are ages of faith. (22)

کارلائل کے بقول، تمام عظیم ادوار ایمان ہی کے ادوار ہیں۔

اگر قرآن کے قائم کردہ معاشرے کا کھوج لگایا جائے تو اس کا محرک اول بھی ایمان ہی نظر آتا ہے۔ بغیر کسی تردد کے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ قرآن نے جو معاشرہ قائم کیا وہ ایمان ہی کی بنیاد پر قائم کیا۔ نزول قرآن سے پہلے دنیا ایمان کی دولت سے محروم ہوچکی تھی جس کی وجہ سے وہ پستیوں کی انتہا کو چھو رہی تھی۔ چھٹی صدی عیسوی کا عرب معاشرہ جس زوال کی پستی میں گرا ہوا تھا تاریخ کا ہر طالب علم اس سے بخوبی واقف ہے۔ قرآن نے آکران کے تصور توحید کو نکھارا، تصور رسالت کا بھولا ہوا سبق از بر کروایا اور آخرت کے تصور کو ذہنوں میں راسخ کیا۔ پھر بتدریج دیگر اسلامی عقائد اور عبادات کی طرف راغب کیا یہاں تک کہ وہ لوگ پستیوں سے نکل کر زمانے کے امام بن گئے۔ عثمان نجاتی لکھتے ہیں:

> قرآن کریم نے اہل عرب کے نفوس پر زبردست اثر ڈالا اُن کی شخصیتوں میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کردیں، اخلاق و کردار بدل دیئے، زندگی کا رُخ پھیر دیا اور اُن سے ایسی جماعت تیار کردی جو بلند و شریفانہ اخلاق و اقدار کے علم بردار تھے۔(۲۳)

قرآن حکیم نے صرف عربوں پر ہی اثر نہیں ڈالا بلکہ دنیا کے جس خطے میں بھی قرآن کا پیغام پہنچا وہاں مثبت تبدیلی رنگ لائی۔ ہندوستان کے خطے پر اسلام کے اثرات کے حوالے سے ایس ایم اکرام لکھتے ہیں:

> After its contact with Islam, the character of Hinduism was materially changed. A new conception of human relationship began to grow in Hindu society. (۲۴)

ہندو معاشرے کے اسلام کے ساتھ روابط قائم ہونے کے بعد ہندومت میں مادی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوئیں۔ ہندو معاشرے میں انسانی تعلقات کے حوالے سے نیا تصور اُبھرنا شروع ہوگیا۔

ایمان کے پیغام کے بعد قرآن کریم نے انسانوں کو عبادت کی طرف راغب کیا اور اُن میں تقویٰ کے حصول کی تڑپ پیدا کردی۔ ہر فرد کے ذہن میں یہ بات ڈال دی گئی کہ اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کی تربیت کی فکر بھی کی جائے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ رسول اللہ ﷺ کا عملی نمونہ پیش کر دیا گیا۔قرآن کریم نے تربیت کے وقت درج ذیل امور کو خاص اہمیت دی ہے۔

(i) قرآن کریم نے انسانیت کی تربیت کیلئے بہت سے انداز اختیار کئے۔ان میں سے ایک اس بات کو پیش نظر رکھا کہ انسانوں کو ان کے مقصد حیات سے آگاہی دلائی جائے۔چنانچہ اس ضمن میں قرآن کریم نے دنیا کی بے ثباتی،آخرت کی طرف رغبت اور اللہ کی عبادت کا حکم دیا۔جن وانس کا تو بنیادی مقصد وجود ہی یہ قرار دیا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔یعنی تمام مخلوق کو انسان کیلئے مسخر کیا گیا اور انسان کو اللہ کی عبادت کا فریضہ سونپا گیا۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:**وما خلقت الجن والانس الالیعبدون**۔(۲۵)یعنی میں نے لوگوں کو اس لئے پیدا کیا کہ ان کو اپنی عبادت کا حکم دوں مگر اس لئے نہیں کہ مجھے اس کی ضرورت ہے۔علی بن ابی طلحہ کہتے ہیں کہ ابن عباس نے کہا **الا لیعبدون** کے معنی یہ ہیں کہ وہ خوشی سے کریں یا مجبور ہو کر کریں بہر حال وہ میری عبادت کا اعتراف کریں۔ابن جریر نے بھی یہی معنی پسند کئے ہیں۔انس کہتے ہیں **الالیعبدون** کے معنی ہیں کہ میں نے عبادت کیلئے بنایا۔سدی کہتے ہیں کہ کچھ عبادات تو مفید ہوتی ہیں مگر کچھ مفید نہیں ہوتیں۔حافظ ابن کثیر خلاصہ بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:**ومعنی الآیة انه تبارك وتعالیٰ خلق العباد لیعبدوا وحده لاشریك له فمن اطاعه جازاه اتم الجزاء ومن عصاه عذبه اشدالعذاب**(۲۶)علامہ صابونی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

> میں نے انسانوں اور جنوں کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا اور اپنی توحید کیلئے۔دنیا حاصل کرنے اور اس میں ڈوب جانے کیلئے ان کو پیدا نہیں کیا۔**لالطلب الدنیا والانهمال بها**۔ مجاہد نے کہا میں نے ان کو اس لیے پیدا کیا کہ وہ مجھے پہچان لیں۔رازی کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے تکذیب کرنے والوں کا تذکرہ کیا تو یہ آیت ذکر فرمائی تا کہ ان کے برے کام کا بھی تذکرہ کیا جائے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت ترک کر دی حالانکہ انہیں تو پیدا ہی اس لئے کیا گیا تھا۔(۲۷)

(ii) انسانی تربیت کیلئے قرآن مجید نے انسانوں میں خوف خدا اور تقویٰ کی کیفیت پیدا کی ہے۔جن لوگوں کے دلوں میں خوف خدا اور تقویٰ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے وہ کامیاب انسان قرار پاتے ہیں۔ایک اور مقام پر اللہ سے تقویٰ اختیار کرنے کا حکم ان الفاظ میں دیا گیا ہے:

فاتقو الله ما استطعتم واسمعو اواطیعوا وانفقو اخیرً الانفسکم ٥ ومن

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

یوق شح نفسہٖ فاولئك هم المفلحون. (۲۸)

یعنی جتنی طاقت اور کوشش کر سکو اللہ سے ڈرو اور جو تمہیں حکم دیا جا رہا ہے وہ سنو اور احکام خداوندی کی اطاعت کرو اور اپنے وہ مال جو اللہ نے تمہیں دیئے ہیں وہ بھلائی اور نیکی کی راہ پر خرچ کرو ان میں بخل نہ کرو اور اپنی جان کیلئے کوئی نیکی آگے بھیجو۔(۲۹) فلاح، شکر، رحم اور ایمان کے حصول کیلئے بھی تقویٰ کا حصول ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **واتقو الله لعلكم تفلحون** (۳۰)**فاتقو الله لعلكم تشكرون** (۳۱) **واتقو الله لعلكم ترحمون**(۳۲) **اتقو الله ان كنتم مومنين** (۳۳) قرآن کریم کے مطالعہ سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ تمام عبادتوں کا مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **یاایھاالناس اعبدو ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون** (۳۴) سید معین الدین اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں: آیت میں سب کو خطاب ہے کہ اپنے رب کی توحید اختیار کرو اور عبادت کرو جس نے تم کو بغیر کسی سابقہ مثال کے پیدا کیا اور تم سے پہلے لوگوں کو بھی اس نے پیدا کیا تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو یعنی متقین کی لڑی میں شامل ہونے کی امید میں اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو اس نے تمہیں اور پہلوں کو تقویٰ کی امید پر بنایا تمہیں تقویٰ کیلئے پیدا کیا۔(۳۵) یہ قرآنی آیت ہر طرح کی عبادتوں کو شامل ہے۔ اگر انفرادی طور پر بھی عبادتوں کا تجزیہ کیا جائے تو ان کا مقصد بھی تقویٰ کا حصول معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً روزہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **یا ایھاالذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون** (۳۶) یعنی اے ایمان والو! تم پر رمضان کے روزے یا ہر مہینے سے تین دن کے اور عاشورہ کے روزے، جو بعد میں منسوخ ہوئے، اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح نوحؑ اور اہل کتاب پر تم سے پہلے فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کر سکو۔(۳۷) حج کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **ومن یعظم شعائر الله فانھا من تقوی القلوب** (۳۸) یعنی جو شخص اللہ کے شعائر کی تعظیم کرے یعنی حج کے طریقوں کی تعظیم، اچھی موٹی قربانی ذبح کرے تو یہ دلوں کے تقویٰ کی بنا پر ہوتا ہے۔ یعنی یہ دلوں کی صفائی اور آدمی کے اخلاص کی وجہ سے ہوتا ہے۔(۳۹)

(iii) قرآن کریم میں اس خصوصیت سے اپنے اہل خانہ کو نماز کا حکم دیا گیا تھا۔ عمومی طور پر بھی اپنی ذات اور اپنے اہل کو آگ سے بچانے کا حکم وارد ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یاایھاالذین اٰمنوا قوا انفسکم واھلیکم ناراً. (۴۰)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

علامہ قرطبی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اس آیت میں ایک ہی مسئلہ ہے یعنی انسان کو اپنی جان اور اہل وعیال کی جان کو آگ سے بچانے کا حکم ہے۔

ابن عباس کہتے ہیں:

خود بھی آگ سے بچو اور اپنے اہل کو بھی ذکر و دعا کا حکم دے کر اپنے ذریعے آگ سے بچاؤ۔

علی، قتادہ اور مجاہد کہتے ہیں کہ خود اپنے اعمال کے ذریعے آگ سے بچو اور اپنے اہل کو اپنی نصیحت کے ذریعے آگ سے بچاؤ۔ ابن العربی کہتے ہیں کہ یہی بات صحیح ہے اور عطف کے ذریعے بھی معطوف اور معطوف علیہ کو ایک فعل کے معنی شریک کرنے سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے۔ لہذا ہر انسان اپنی اصلاح تو اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری سے کرے اور اہل وعیال کی اصلاح اس طرح کرے جس طرح راعی اپنی رعیت کی کرتا ہے۔ صحیح حدیث میں نبی کریمؐ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھ ہوگی۔ (۴۱) علامہ نسفی اس بارے میں لکھتے ہیں ''اے ایمان والو! اپنے آپ کو آگ سے اس طرح بچاؤ کہ نافرمانیاں چھوڑ دو اور اللہ کی فرمانبرداریاں بجالاؤ اور اپنے اہل کو بھی اسی طرح جہنم جانے سے پکڑو جس طرح اپنے آپ کو پکڑتے ہو۔'' (۴۲)

حافظ ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں بہت سے صحابہ اور تابعین کی آراء کا تذکرہ کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ ''حضرت علیؓ کہتے ہیں: کہ انہیں ادب سکھاؤ اور اپنے گھر والوں کو اللہ کا ذکر کرنے کا حکم دیں تاکہ آگ سے بچ جائیں۔'' مجاہد کہتے ہیں کہ اللہ سے ڈرو اور اپنے اہل کو اللہ سے ڈرنے کا حکم دو۔ قتادہ کہتے ہیں کہ انہیں اللہ کی اطاعت کا حکم دو اور اللہ کی نافرمانی سے روکو اور ان پر اللہ کا حکم قائم کرو۔ اللہ کی نافرمانی دیکھو تو انہیں ڈانٹو۔ (۴۳) علامہ بیضاوی کے نزدیک اس آیت کا منشا یہ ہے کہ ''ایمان والے گناہ چھوڑ کر اور فرماں برداریاں بجا لا کر اپنے آپ کو آگ سے بچائیں اور گھر والوں کو نصیحت کر کے اللہ کے عذاب سے بچائیں۔'' (۴۴) علامہ سیوطی کے نزدیک اپنے اہل کو اللہ کی اطاعت پر برانگیختہ کر کے اللہ کے عذاب آگ سے بچائیں۔'' (۴۵) ابن عباس کے نزدیک اس آیت کا مفہوم یہ ہے ''اے لوگو جو محمدؐ اور قرآن پر ایمان لائے ہو اور اپنی جانوں اور اپنی قوم کو نیز اولاد اور عورتوں کو آگ سے بچاؤ۔ یعنی ان کو ایسا ادب اور خیر سکھاؤ جس کی وجہ سے وہ آگے سے بچ جائیں۔ (۴۶) علامہ معین الدین اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ''اے ایمان والو نافرمانیاں ترک کر کے اپنی ذات کو اور نصیحت اور تادیب کے ذریعے اپنے اہل وعیال کو آگ سے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بچاؤ۔(۴۷)امام بغوی اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ عطا حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی منہیات کو ترک کر کے اور اس کی فرمانبرداری انجام دے کر اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ اور اپنے اہل کو نیکیوں کی طرف دعوت دے کر برائیوں سے منع کر کے نیز انہیں تعلیم وادب سکھا کر آگ سے بچاؤ۔(۴۸) علامہ صابونی اپنی تفسیر میں اس آیت سے متعلقہ جو کچھ لکھتے ہیں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اے لوگو جو اللہ اور اس کے رسول کی تصدیق کرتے ہو اور اپنے چہرے اللہ کی فرماں برادری میں دے چکے ہو۔ اپنے آپ کی حفاظت کرو اور اپنی اولاد اور بیویوں کو بھی گرم آگ سے بچاؤ جو بھڑک رہی ہے۔خود تو معاصی ترک کردو اور فرماں برداریاں بجالاؤ اور اولاد کو علم وادب سکھاؤ۔مجاہد کہتے ہیں'' خود اللہ سے ڈرو اور اولاد کو تقویٰ کا حکم دو۔'' خازن کہتے ہیں یعنی انہیں نیکیوں کی طرف دعوت دو اور برائیوں سے منع کرو۔اور علم وادب سکھاؤ اور انہیں اس طرح آگ سے بچانے کا سامان کرو اور اہل سے عورتیں، بچے اور ان سے جو بھی متعلق ہیں مراد ہے۔(۴۹) ان تمام قرآنی احکام اور تفسیری نکات سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ قرآن کریم نے اصلاح انسانیت کی انفرادی کوشش ہی نہیں کی بلکہ اسے ایک اجتماعی تحریک بنادیا۔ ہر انسان اپنی ذات کی اصلاح کا بھی ذمہ دار ہے اور متعلقین کو نار جہنم سے بچانے میں کردار ادا کرنے کا پابند ہے۔

(iv) قرآن مجید کی جلوہ گری محمد رسول اللہ کی ذات گرامی ہے۔ نبی مکرم ﷺ کا ہر قول وحی الٰہی کے تابع ہے۔آپ ﷺ نے کبھی الٰہی احکام کے بغیر کوئی لفظ زبان مبارک سے نہیں نکالا۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: وما ینطق عن الھوی o ان ھو الا وحی یوحی o (۵۰)اس سے یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں ہے کہ قرآن مجید کے تمام الٰہی احکامات محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی سے عمل کی صورت میں ظاہر ہوئے۔پس قرآن مجید کا کہا ہوا، آپؐ کا کیا ہوا ہے اور آپ ﷺ کا کیا ہوا قرآن مجید کا کہا ہوا ہے۔یہ دونوں حقیقتیں ایک دوسرے پر اس شان سے منطبق ہیں کہ نہ عملِ نبوی قرآن کریم سے سرمو منحرف ہے اور نہ علم قرآن عمل نبوی سے ذرہ برابر متجاوز ہے۔اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر نبی اکرم ﷺ کے اسوہ کی پیروی کا حکم دیا ہے اور آپؐ کی پیروی کو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان کی علامت قرار دیا ہے۔ارشاد ربانی ہے، لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ (۵۱) پیر کرم شاہ الازہری نے اس آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے واضح طور پر بیان کیا ہے کہ اسوۂ نبوی پر کاربند رہنا اسلوبی احکام بجالانے کیلئے ضروری ہے۔آپؒ لکھتے ہیں'' اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کیلئے صرف قرآن نازل کرنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس کی تبلیغ کیلئے اپنے محبوب کو منتخب فرمایا تاکہ وہ ارشاداتِ خداوندی پر خود عمل کر کے دکھائے۔اور ان کے عمل سے زندگی میں جو زیبائی اور نکھار پیدا ہوتا ہے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اس کا عملی نمونہ پیش کرے تا کہ جو حق کے متلاشی ہیں وہ قرآنی تعلیمات کی عملی تصویر دیکھ کر اس کو اپنے سینے سے لگائیں۔(۵۲) حافظ ابن کثیر نے اس آیت کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ'' رسول اللہ ﷺ کے اقوال، افعال اور احوال میں پیروی کے بارے میں یہ آیت کریمہ عظیم اساس ہے۔''(۵۳)

قرآنی تربیت کے اثر کو ملخصاً ان الفاظ میں پیش کیا جا سکتا ہے: اس وسیع و عمیق ایمان، اس محکم پیغمبرانہ تعلیم، اس دقیق وحکیمانہ تربیت، اپنی عجیب و غریب طاقت و شخصیت اور محیر العقول آسمانی کتاب کے ساتھ کہ جس کے عجائب و غرائب ختم ہونے کو نہیں آتے اور جس کی تازگی میں کبھی فرق نہیں آتا، رسول اللہ ﷺ نے جاں بلب انسانیت میں ایک نئی زندگی پیدا کر دی۔(۵۴) قرآن ہر چند کہ ہر طرح کے علوم کا منبع و سرچشمہ ہے مگر قاری پر یہ تاثر چھوڑتا ہے کہ اس کتاب ہدایت میں اخلاقی اصلاح کیلئے شاندار تجاویز و تصورات کی بہتات ہے۔ جان ولیم ڈریپر کے الفاظ میں:

> The Quran abounds in excellent moral suggestions and percepts. (55)

یہی تاثر ڈاکٹر ریماوی کے الفاظ سے ابھرتا ہے:

> The glorious Quran is full of collections of verses that speak of character, conduct, behaviour, etiquettes and manners. (56)

''قرآن مجید اخلاق و کردار، رویوں اور آداب سے متعلقہ آیات سے بھرا ہوا ہے۔''

تمام بحث سے یہ نتیجہ نکلنا ایک بدیہی امر ہے کہ اقوام و افراد کی تربیت کے حوالے سے قرآن کریم کے کردار کی مثال پیش کی جانی ممکن نہیں ہے۔ قرآن نے مختلف اور متنوع اسالیب اختیار کر کے اقوام و افراد کی بھرپور ہمہ جہتی نشو و نما کا حق ادا کر دیا۔ ایمان و عمل اور حصول تقویٰ کی لگن اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی فکر اور قرآن ناطق کا عملی نمونہ یہ وہ فطری لوازمات ہیں جو قرآن اصلاح انسانیت کیلئے تجویز کرتا ہے۔ قیامت تک کیلئے انفرادی و اجتماعی اصلاح کا یہی فطری دستور قائم رہے گا۔

خلاصۂ بحث

آغازِ انسانیت سے ہی خیر و شر کی کشمکش کے باعث تربیت کی ضرورت کا احساس موجود ہے۔ دنیا کے مختلف خطوں میں مختلف انسانی افکار کی بنا پر بہت سے تربیتی اسلوب وضع کیے گئے لیکن وہ سب محدود نوعیت کے تھے اور اس ناپائیدار دنیا کی چند روزہ فانی زندگی سنوارنا ہی اُن کا حتمی ہدف تھا۔ آخرت کیلئے ان کے پاس کوئی پروگرام نہیں تھا۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ انسان کے بس سے باہر ہے کہ وہ دنیا و آخرت کی کامیابی کے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

لیے خود ہی کوئی کامیاب نظام وضع کرے۔انسان نے اس طرح کی جتنی بھی کوششیں کی ہیں وہ ان میں ناکام ہوا ہے۔انسانیت کے لیے یہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل ہے کہ اس نے ان کی رہنمائی کے لیے انبیاء کا سلسلہ شروع کیا جنہوں نے انسانیت کو ان کے مقصد زندگی سے آگاہ کیا اور انہیں اللہ تعالیٰ کی منشاء سے متعارف کرایا۔قرآن مجید ربانی سلسلہ ہدایت کی آخری، حتمی اور دائمی کڑی ہے جو محمد رسول اللہؐ کے ذریعے امتِ مسلمہ تک پہنچی۔قرآن مجید انسانیت کے ہر بگاڑ کو ٹھیک کرنے کی صلاحیت کی حامل کتاب ہے۔قرآن نے اس امر کی خود وضاحت کی ہے کہ یہ کتاب کج راہوں کی رہنمائی کرتی ہے اور ان کو راستہ سُجھاتی ہے۔انسان کے پاس دنیوی و آخروی فلاح کیلئے یہ دائمی صحیفۂ ہدایت ہی کامیابی کی ضمانت ہے۔اس کی تعلیمات کے مطابق عمل کر کے ہی دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔اس کی تعلیمات سے روگردانی کرنا دونوں جہانوں میں خسارے کا باعث ہے۔جن قوموں نے اپنی مزرع حیات کو اس الہامی سرچشمے سے سیراب نہیں کیا وہ نامراد ہو گئے۔دنیا میں جب بھی انسانیت نے اس کتاب ہدایت کی طرف رجوع کیا تو انہوں نے عروج پایا۔عرب معاشرے کے بگاڑ کی حالت سے دنیا بخوبی واقف ہے۔قرآن مجید نے عرب معاشرے کے ہر بگاڑ کی اصلاح کر کے دنیا کے سامنے اپنی صلاحیت کا اظہار کر دیا ہے۔قرآن مجید کی تعلیمات کے ذریعے محمد رسولؐ اللہ نے صحابہ کرام کی تربیت فرمائی جس کے باعث وہ دنیا کی قیادت کرنے کے اہل ہو گئے۔وہی صحابہ کرامؓ جو آپس میں دست و گریبان تھے۔اخلاقی برائیاں ان کے رگ و پے میں سرایت کر چکی تھی۔دنیا کے لیے اخلاق کا نمونہ بن گئے۔انھوں نے قرآن مجید کے ہر حکم پر لبیک کہا۔جب وہ ہجرت کر کے مدینے آئے تو اہل مدینہ نے اخوت اور بھائی چارے کی لاجواب مثالیں قائم فرمائیں۔قرآن مجید نے انسانیت کی تربیت کیلئے جو اسلوب اختیار کیا وہ انسانی فطرت کے عین مطابق اور ذہنی سطح پر پورا اترنے والا تھا۔قرآن نے انسانی نفسیات کی بھرپور وضاحت کی اور عملی طور پر قرآن مجید کی تعلیمات کو عرب باشندوں کے فہم کے مطابق نازل کیا۔قرآن نے انسانیت کی تربیت کیلئے فطری مظاہر سے مثالیں پیش کر کے مجرد حقائق کو مادی صورت میں پیش کر دکھایا۔عبرت کے حصول کیلئے اور اچھے کاموں کی طرف آمادہ کرنے کیلئے بہت سے قصے اور واقعات بیان کئے۔انسانی عقل کی محدودیت ظاہر کرنے کیلئے اسلوب تحدی اپنایا اور انہیں قرآن جیسا ایک لفظ تک بنالانے کا چیلنج کیا۔قیاسی، قسمیہ اور تکرار کے اسلوب کے علاوہ تبشیر و انذار اور ترغیب و ترہیب کے بیسیوں انداز اختیار کئے۔نفسِ انسانی کا یہ خاصہ ہے کہ وہ داعیانہ، ناصحانہ، خطیبانہ اور مقررانہ اسلوب سے زیادہ اثر لیتا ہے۔اس حقیقت کے پیش نظر قرآن میں کتابی اسلوب اختیار نہیں کیا گیا بلکہ جا بجا ''اے لوگو!''،

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

''اے ایمان والو!'' کی پکار نظر آتی ہے۔قرآن نے عدم حرج،قلت تکلیف اور تدریج کے اصول کو پیش نظر رکھا اور اعمال سے پہلے ایمان کی اصلاح کی۔عقائد کی اصلاح کر کے اعمال کی طرف راغب کیا۔

قرآن مجید نے انسانوں کو ان کے مقصد زندگی سے آگاہ کیا،دنیا کی بے ثباتی اور دارالعمل ہونے کے تصور کو ان کے ذہنوں میں پیوست کر دیا۔ایمان بالاخرت کے یقین کے ذریعے ان کے سامنے دنیا کی لذت و عیش کو ہیچ کر دیا۔وہ آخرت کی کامیابی کی تڑپ میں دنیا میں ہر طرح کا دکھ برداشت کرنے کے لیے تیار ہو گئے ۔قرآن مجید نے انسانیت کے اندر خوف خدا اور تقویٰ کی صفت پیدا کی اور تمام عبادتوں کا مقصد تقویٰ کا حصول قرار دیا۔خوف خدا کی کیفیت پیدا ہونے کے بعد وہ ہر قرآنی حکم کو اپنے لیے سرمایہ حیات سمجھنے لگے اور اسی میں اپنی کامیابی کی ضمانت تلاش کرنے لگے۔

قرآن مجید نے انسانیت کی ہمہ گیر تربیت کا آغاز کیا۔قرآن نے فرد کی اپنی تربیت کو بھی ضروری قرار دیا اور ہر فرد پر دوسرے فرد کی اصلاح کی ذمہ داری بھی ڈال دی۔قرآن مجید نے سعادت اور کامیابی کا انحصار اپنی اصلاح اور دوسروں کی اصلاح کی فکر میں رکھ دیا۔ ملت کے ہر فرد کو اپنے اپنے دائرے کار میں مسئول قرار دیا گیا۔قرآن مجید نے خود کو اور اپنے اہل خانہ کو عذاب سے بچانے کا حکم دیا ہے۔قرآن مجید نے اصلاح نہ کرنے کے صورت میں پیشگی برے عذاب کی خبر سنائی ہے۔جس کی بنیاد پر فلاح کے طالب لوگوں نے برے عذاب سے بچنے کے لیے قرآنی تعلیمات پر بھرپور عمل کیا ہے۔قرآن مجید کی تعلیمات صرف کتابی ہی نہیں تھی بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل خاص کے نتیجہ میں عملی قرآن محمد رسول اللہ ﷺ کی شکل میں دنیا کو عطا ہوا۔ محمد رسول اللہؐ قرآن ناطق ہیں۔قرآنی احکامات کی عملی جلوہ گری کا مظاہرہ دنیا کے سامنے پیش فرما دیا گیا۔ سُنن ہدیٰ قرآن کی عملی تفسیر ہیں۔تلاوت آیات،تعلیم کتاب،تعلیم حکمت اور تزکیہ نفس قرآن ناطق کا فرض منصبی تھا۔قرآن مجید کے احکامات کا وہی مطلوب اللہ کے ہاں قابل قبول ہے جو محمد رسول اللہؐ بتائیں اور اعمال کا وہی نمونہ سند ہے جو آپؐ نے پیش فرمایا۔یوں یہ کتاب ہدایت اس خاصیت کی حامل ہے کہ اس کی تمام تعلیمات کتابی نہیں بلکہ عملی ہیں۔

مختصر یہ کہ قرآن مجید نے انسانی تربیت میں بے مثل کردار ادا کیا ہے۔اور اس میں اب بھی یہ صلاحیت موجود ہے کہ قیامت تک آنے والے نسانوں کی تربیت کر سکے ۔ اس کے لیے قبول ہدایت کی طلب اور درست طریقہ کار اختیار کرنا بنیادی شرط ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حوالہ جات وحواشی

۱۔ الاسراء، ۱۷ : ۹

۲۔ الزمخشری، تفسیر الکشاف (مطبع محمد مصطفیٰ، مصر، ۱۳۰۸ھ) ۶۵۱/۲

۳۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن الکریم (دارالاندلس، بیروت، ۱۹۶۶ء) ۲۶/۳

۴۔ ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری، قرآن مجید.... ایک مسلسل معجزہ، اورنٹیل کالج میگزین، لاہور ،۲۰۰۱ء، ۷/۱

۵۔ Arthur Jeffry, *The Qur'an as Scripture,* Russell & More Co., New York, 1

۶۔ سیوطی جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن (مطبع مصطفیٰ حلبی، ۱۹۳۵ء) ۲/ ۲۴۴

۷۔ اقبال ڈاکٹر، تشکیل جدید الھیات اسلامیہ (مترجم سید نذیر نیازی) (طبع بزم اقبال، لاہور، ۱۹۹۸ء) ۱۳

۸۔ فاروقی برہان احمد ڈاکٹر، منہاج القرآن (ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، فروری ۱۹۹۸ء) ۲۰۱

۹۔ نصیر احمد ناصر، ڈاکٹر، اسلامی ثقافت (فیروز سنز لاہور، ۱۹۹۵ء) ۶۶۴

۱۰۔ ابن منظور، لسان العرب (دارصادر، بیروت، ۱۹۵۶ء) ۳۰۷/۱۴

۱۱۔ محمد شفیع مفتی، معارف القرآن (ادارہ معارف کراچی، ۱۹۸۳ء) ۱۶۸/۱

۱۲۔ حقانی عبدالحق، تفسیر فتح المنان (دارالاشاعت دہلی، طبع ۱۲، ۱۳۶۴ھ) ۱۸/۲

۱۳۔ محمد امین ڈاکٹر، ہمارا دینی نظام تعلیم (دارالاخلاص لاہور، جولائی ۲۰۰۴ء) ۱۶۵

۱۴۔ مودودی ابوالاعلیٰ سید، تفہیم القرآن (مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور، طبع چہارم، ستمبر ۱۹۷۴ء) ۱۱۲/۱

۱۵۔ فاروقی برہان احمد ڈاکٹر، منہاج القرآن (ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور، فروری ۱۹۹۸ء) ۱۵۳

۱۶۔ Muhammad Fazal-ur-Rehman Dr., *The Quranic Foundations & Structure of Muslim Society* (Indus Educational Foundation, Karachi) 1/87

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۱۷۔ الشمس،۹:۹۱

۱۸۔ قطب سید،التصویر الفنی فی القرآن(دارالشروق،القاہرہ،مصر،۱۹۸۹ء)۱۴۴

۱۹۔ غازی محمود احمد ڈاکٹر،محاضرات قرآنی (الفیصل ناشران لاہور،جولائی ۲۰۰۴ء)۳۳۰

۲۰۔ البقرہ ، ۱۷۷:۲

۲۱۔ احمد حسن زیات استاذ،تاریخ ادب عربی،(مترجم:عبدالرحمٰن طاہر سورتی)(شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور،جون ۱۹۶۱ء)۱۵۹

۲۲۔ Brohi A.K. *Testament of Faith* (Publisher United Ltd.Lahore, 1975) 185

۲۳۔ نجاتی محمد عثمان، القرآن اور علم النفس،(مترجم:فہیم اختر ندوی)(الفیصل ناشران،لاہور، ۲۰۰۳ء)۳۰۰

۲۴۔ Ikram S.M., *A History of Muslim Civilization* (Institute of Islamic Culture, Lahore, 9th Ed., 2000) 660

۲۵۔ الذریات ، ۵۶:۵۱

۲۶۔ ابن کثیر،تفسیر القرآن الکریم(دارالاندلس،بیروت،۱۹۶۶ء)۳۸۸/۴

۲۷۔ الفیروزآبادی،تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس (مطبع ازہریہ،مصر،۱۳۴۴ھ) ۵۶۰

۲۸۔ التغابن، ۱۶:۶۴

۲۹۔ الاشقر محمد سلیمان عبداللہ،زبدۃ التفاسیر (دارالنفائس،الاردن،۲۰۰۲ء)۷۴۷/۱

۳۰۔ آل عمران، ۱۳۰:۳   ۳۱۔ آل عمران، ۱۲۳:۳

۳۲۔ الانعام، ۱۵۵:۶   ۳۳۔ المائدہ، ۱۱۲:۵۰   ۳۴۔ البقرہ، ۲۱:۲

۳۵۔ معین الدین سید، جامع البیان (دارنشر کتب اسلامیہ،گوجرانوالہ،۱۹۷۶ء)۹/۱

۳۶۔ البقرہ، ۱۸۳:۲

۳۷۔ معین الدین سید،جامع البیان (دارنشر کتب اسلامیہ،گوجرانوالہ،۱۹۷۶ء)۴۴/۱

۳۸۔ الحج، ۳۲:۲۲

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۳۹۔ الفیروزآبادی، تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس (مطبع ازہریہ، مصر، ۱۳۴۴ھ) ۳۳۶

۴۰۔ التحریم ، ۶:۶۶

۴۱۔ قرطبی علامہ، تفسیر قرطبی (دارالکتاب العربی، مصر، ۱۹۶۶ء) ۱۹۴/۸

۴۲۔ نسفی الامام، مدارك التنزیل وحقائق التاویل (مکتبہ علمیہ، لاہور، ۱۹۸۰ء) ۵۰۶/۳

۴۳۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن الکریم (دارالاندلس، بیروت، ۱۹۶۶ء) ۳۹۱/۴

۴۴۔ البیضاوی، انوار التنزیل و اسرار التاویل (دارالکتب العربیہ، مصر، ۱۳۳۰ھ) ۳۸۵/۲

۴۵۔ السیوطی جلال الدین، تفسیر جلالین (داراحیاء الکتب، بیروت، ۱۳۴۵ھ) ۴۰۵

۴۶۔ الفیروزآبادی، تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس (مطبع ازہریہ، مصر، ۱۳۴۴ھ) ۵۶۰

۴۷۔ معین الدین سید، جامع البیان، دارنشر کتب اسلامیہ (گوجرانوالہ، ۱۹۷۶ء) ۳۶۷/۲

۴۸۔ البغوی، معانی التنزیل (مطبع البابی الحلبی، مصر، ۱۹۸۳ء) ۳۶۷/۴

۴۹۔ الصابونی محمد علی، صفوۃ التفاسیر (دارالقرآن، بیروت، ۱۹۹۵ء) ۲۵۸/۳

۵۰۔ النجم، ۵۳: ۴-۳

۵۱۔ الاحزاب، ۲۱:۲۲

۵۲۔ الازہری کرم شاہ، ضیاء القرآن (ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۱۴۰۳ھ) ۳۴/۴

۵۳۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن الکریم (دارالاندلس، بیروت، ۱۹۶۶ء) ۵۵۲/۳

۵۴۔ ندوی ابوالحسن علی سید، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر (مجلس نشریات اسلام، کراچی، گیارھواں ایڈیشن، ۱۹۹۲ء) ۱۳۸

۵۵۔ Draper, *A History of the Intellectual Development of Europe* (London, 1875) I, 343

۵۶۔ Muhammad Y. Mustafa, Al-Reemawi, Dr., *Methodolgy of Ethical Education in Islam* (Al-Maktabat-el-Ilmiyyah, Lahore, Dec 1991) 334

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.